بِسْمِ اللّٰہِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِیْم

چوبیسواں پارہ

سورہ المؤمن 40

بیسویں تراویح

سورہ الزمر کا سلسلہ چوبیسویں پارہ سے چل رہا ہے۔ اللہ اپنے مومن بندوں کے لیے کافی ہے ان کو کسی بات کا خوف و ڈر نہیں ہوگا۔ لوگ اپنے ایمان و یقین پر عمل کرتے رہیں اللہ سب کچھ دیکھتا رہتا ہے۔ لوگوں کی ہدایت کیلئے قرآن نازل کیا گیا جو بھی ہدایت حاصل کرنا چاہے اسکی تلاوت کرے اسکو پڑھتا رہے۔ اللہ تو سب کا خدا ہے مومنوں کا بھی مشرکوں اور کافروں کا بھی خدا ہے سب اسُ کی مخلوق ہے وہ سب کے ساتھ رحیم اور شفیق ہے سب کا مولا سب کا مالک۔ لوگوں کو اپنی مرضی اختیار حاصل ہے کفر و شرک کی زندگی گزارے یا دین ایمان آخرت کے یقین حیاتَ بعدَ الممات کے یقین کی زندگی گزارے۔ پچھلے لوگوں کے حالات سنائے گئے ان میں جو کافر، مشرک ظالم تھے ان کا انجام بیان کیا گیا اسمیں ایمان لانیوالوں کے لیے نشان عبرت ہے۔ افسوس اس کا ہے کہ لوگوں نے خدا کی قدر جیسی کرنی چاہئیے تھی ویسے نہ کی اللہ بڑی شان اور عظمت و قدرت والا ہے۔ جب صُور پھونکا جائیگا قیامت نازل ہوگی ہر شخص کو پورا پورا بدلہ ملیگا۔ جنت اور دوزخ کے دو الگ الگ مقامات ہیں اور ہر ایک کو اس کے عمل کے مطابق ہیں دونوں میں سے کسی ایک کو ٹھکانہ بنانا ہوگا۔ اس سورت کے بعد قرآن کی 40ویں سورت المؤمن شروع ہوتی ہے۔ اسکی ابتداء حٰم سے ہوتی ہے۔ اس 40ویں سورت کے بعد مسلسل سات سورتیں حٰم سے شروع ہورہی ہیں ان سات سورتوں کے مضامین الٓمٓ سے شروع ہونیوالی چھ مسلسل سورتوں سے مختلف ہیں لیکن ان کا مضمون ایک ہے یعنے ایمان اور یقین ان ساتھ سورتوں کی ابتداء حٰم سے اور کتاب سے متعلق شروع ہوتی ہے قرآن کا ذکر ہر سورت کیساتھ ہے اور یہ سات حجابات کے پردے مومن کے قلب و نظر سے ہٹاتی ہیں۔ خدا کی عظمتوں کے راز آشکارا کرتی ہیں انسان کے عقل و شعور۔ فکرو غور کو مہمیز لگاتی ہیں کہ غور کرو۔ کان لگا کر سنو۔ آنکھیں کھول کر دیکھو اطراف میں کیا ہورہا ہے۔ کون ہے جو کررہا ہے۔ حٰم۔ اللہ کا اسم اعظم ہے۔ پہلی حٰم تَنزِیلُ الْکِتَابِ مِنَ اللّٰہِ الْعَزِیزِ الْعَلِیمِ المؤمن مومن کی صفات و کمال کو

بیان کر رہی ہے۔ خدا اور بندۂ مومن کے درمیان تعلق کو بیان کرتی ہے۔

اللہ کے خاص بندے المومن کہلاتے ہیں یہ اللہ کا حکم قرآن کی آیات دل و جان سے مانتے اور یقین کرتے ہیں دنیا ان کی نظروں میں بہت چھوٹی نظر آتی ہے۔ خدا کے صابر اور شاکر بندے اپنے حال میں مست خدا کے فرمانبردار، عابد، متقی، شب بیدار، کفر کی شان و شوکت رعب داب شاہی اقتدار سلطنت سے مرعوب نہیں ہوتے اور خدا اسکی حرص و تمنا کرنیوالے۔ بے نیاز بندے دنیا سے گزرتے ہیں اور دنیا کے طلب گار نہیں ہوتے ایسے بندوں کے لیے خدا کے مقرب فرشتے جو باری تعالیٰ کا عرش تھامے حمد و ثنا میں ہر وقت مشغول رہتے ہیں۔ المومن بندوں کے لیے دعائے مغفرت ورحمت کرتے رہتے ہیں اُن کا ذکر اوپر آسمانوں میں فرشتوں کی زبان پر ہوتا رہتا ہے۔ قرآن نے موسیٰ اور ہارون کے واقعات سنائے فرعون کے دربار میں جب موسیٰ نے اپنی تقریر دعوتِ دین کی ختم کی تو فرعون سخت برہم ہوا اور موسیٰ و ہارون کو سخت عذاب دینے کا حکم سنایا۔

آیت 28 میں قرآن نے ایک مومن بندے کا ذکر کیا جو موسیٰ کی تقریر سُن کر ایمان لاچکا تھا اپنے دل میں اسکو چھُپا کر رکھا تھا اس نے پھر تقریر کی فرعون کو سمجھایا۔ موسیٰ کی تائید کی اس کی تقریر سے دربار کے بہت سے مصاحب ایمان لائے اور فرعون سب کا منہ دیکھنے لگا۔ یہ اثر ہوتا ہے مومن کی زبان میں جب وہ دین کی کوئی بات کرتا ہے تو لوگ اس کی بات سے متاثر ہوتے ہیں اسکی بات دلوں کے اندر اُتر کر عقل دماغ تک پہنچتی ہے مومن کی بصیرت اور بصارت دونوں عام مسلمانوں سے مختلف ہوتے ہیں۔ جب بھی وہ بولتا ہے تو اندر سے اس کا نورِ ایمان بولتا ہے۔ مومن لوگوں کی طعن و تشنیع بیہودہ لغویات سے دل برداشتہ بد دل نہیں ہوتا اپنا کام تبلیغ دین کا کرتا رہتا ہے اسکی دھُن خدا کا پیغام لوگوں تک پہنچانا ہوتا ہے خلوص نیت کیساتھ خدا اور رسول کے طریقوں کے ساتھ صبر اور توکل لیئے ہوئے اس کا بھروسہ خدا کی ذات پر خدا کی غیبی تائید اور امداد پر ہوتا ہے۔ مومن اپنے رب کا شکر گزار بندہ ہوتا ہے۔ ہر وقت شکر بجا لانیوالا ہر نعمت پر سجدہ شکر ادا کرنیوالا ہر وقت اللہ کی بارگاہ میں حضوری قلب سے حاضر ہونیوالا خدا کا فضل و کرم تلاش کرنیوالا ہر وقت اللہ کی یاد سے اللہ کے ذکر سے اسکو سکون حاصل ہوتا ہے اس کا دن رات کا مشغلہ ذکرِ الٰہی ثنا خوانِ الٰہی کے سواء کچھ نہیں اس کی نظروں میں جلوہ سے خدا کی قدرت کے مظاہروں کے درخت کے پتوں میں خدا کا جلوہ دیکھتا رہتا ہے پرندوں کی کوکو میں اللہ اللہ کی صدا سنتا رہتا ہے۔

سورت کی آٹھویں رکوع میں منکروں کافروں کا بیان ہوتا ہے خدا کے بارے میں عقل و

خرد سے دلیل ومباحث سے دین کو تابع عقل بناتے رہتے ہیں اللہ کے احکامات کو لاپرواہی سے نظر انداز کرتے ہیں قرآن کھول کر نہیں دیکھتے کہ کیا لکھا ہوا ہے ان کی سرکشی دین سے گمراہی انہیں دوزخ کے گڑھوں میں پہنچاتی رہتی ہے خسارہ اٹھانے والے ہیں۔ انسان ذرا ایمان داری سے سوچے کہ خدا کے اس پر کس قدر انعامات اور احسانات ہیں ان کا وہ کیا جواب دیتا ہے۔ تاریخ عالم سامنے ہے تاریخ القرآن کے واقعات آدم سے لے کر موسیٰ، ہارون کے زمانے تک قرآن نے جگہ جگہ سنائے ہیں۔ ہر جگہ خدا کا ایک ہی قانون مکافاتِ عمل کام کر رہا ہے۔ ظالموں کو ان کے ظلم کی سزا ظالم خود ہی تجویز کرتے ہیں خود ہی طلب کرتے ہیں خدا کا عذاب کوئی بندہ للکارے اور دعوت دے یہ کیسی سرکشی اور کفر و ضلالت ہے۔ پھر کیسے وہ خدا کے عذاب سے محفوظ رہیگا۔ رسولؐ اللہ کا عمل ان کی زندگی قرآن کی ہدایت اور نصیحت دونوں میں سے جو چاہو تھام لو یہ دنیا تمہاری ہے یہ دین کی اُخروی زندگی تمہارا حصہ ہے۔ مومن موت سے کبھی نہیں ڈرتا۔ اسکی ملاقات کا حیلہ بہانہ ہے موت کے وقت تو مومن اللہ کے معرفت کے مناظر دیکھتا ہے وہ اس عالم ہوش سے عالم ناسوت مدہوشی خاشی میں ارواحِ عالم کی سیر کرنے لگتا ہے خدائے رحمان و رحیم کی ملاقات کا منتظر رہتا ہے کہ اب اسکو چلنا ہے یہاں سے قرآن جس المومن کا ذکر کرتا ہے وہ دو حصوں میں بٹا ہوا ہے ایک مصیبتوں مشکلات آزمائشوں میں صبر کا مکمل نمونہ دوسرے راحت میں سکون خوشحالی ہیں۔ شکر کا مجسمہ ہوتا ہے دونوں حالتوں میں خوش مطمئن مسرور اور مست رہتا ہے خود قرآن ان المومن بندوں کو اولوالعزم لوگوں میں جو انبیاؑ بنی اسرائیل میں ان میں شامل کرتا ہے اس کے بعد کی 41 ویں سورت حٰمٓ السجدہ دوسرا حٰمٓ دوسرا حجاب اٹھاتا ہے۔ پہلا حجاب پہلے حٰمٓ میں المومن کی حیات اور موت کے درمیان کا حجاب اٹھنا بیان ہوا۔ یہ دوسرا حٰمٓ خدا اور بندے کے درمیان کا حجاب جو السجدہ سے اٹھ جاتا ہے۔ میں ایسا سجدہ کہاں سے لاؤں جو مجھے خدا سے لیجا کر ملادے۔ یہ تڑپ المومن کی رہتی ہے قرآن کی ہدایت ہر خاص و عام کے لیے کھلی ہوتی ہے مگر جو ایمان و یقین کے متقی منزل میں ان کے متعلق قرآن نے بہت پہلے سورہ البقرہ کی آیات میں اعلان کر دیا کہ صرف متقی لوگ ہی اس سے ہدایت نصیحت حاصل کر سکتے ہیں ھُدًی لِّلْمُتَّقِیْنَ پہلے ہی سنا دیا گیا ہے۔ ہر آدمی اور مومن بندے کی اپنی صلاحیت۔ عقل فہم ذہن شعور سمجھ علم معلومات مطالعہ الگ الگ ہوتا ہے ہر ایک اپنی صلاحیت لیاقت قابلیت کے مطابق اپنا حصہ پاتا ہے قرآن سب کے لیے کھلی کتاب ہے۔ قرآن کا پڑھنے والا رات دن کا اللہ کا دوست بن جاتا ہے پھر اللہ سے جو چاہو مانگ لو وہ مل جائیگا۔

جن لوگوں نے صدق دل سے عہد کیا کہ اللہ ہمارا ہے ہم اسکی اطاعت و بندگی میں زندگی بسر کریں گے اس پر قائم تر ہے اس یقین کامل بھروسہ سے وہ کرامتیں، برکتیں اسکو ملتی ہیں کہ فرشتے اس کے طرفدار ہوجاتے ہیں اس کے معاون و سفارشی بن جاتے ہیں اور خدا سے ان کی مغفرت اور بخشش طلب کرتے رہتے ہیں ان مومنوں کو نہ دنیا کی کسی بات کا خوف ہوتا ہے اور نہ آخرت کا اندیشہ و کھٹکا رہتا ہے ان کی تعریف خود قرآن کرتا ہے اِنَّ اَولِیَاءَ اللہِ لَاخَوفٌ عَلَیہِم وَلَا ھُم یَحزَنُونَ O سورت کا پانچواں رکوع ختم ہوا۔

اللہ کی بخشش و مغفرت کا طریقہ آسان ہے۔ اگر تم ہر برائی کا بدلہ نیکی سے دو، غصہ و نفرت کا جواب محبت سے دو، مصیبتوں میں صبر کرو، نماز سے سہارا پکڑو، تقویٰ سے اللہ کا قرب حاصل کرو، ہر وقت یاد الٰہی ذکر میں مشغول ہوجاؤ، تو پھر مومن کا ایک سجدہ ہزاروں سجدوں سے بے نیاز کر دیتا ہے ہزاروں معبودوں، خداؤں دنیا کے طلب گاروں کے سجدوں سے نفی اور انکار کرنے لگتا ہے جو ایک بار اپنے خدا کے آگے جھک گیا پھر دنیا کی کوئی قوت اسکو اپنے سامنے نہیں جھکا سکی یہ ایک سجدہ مومن کا اثر ہے اسکی عبادت میں وہ مزہ، وہ لطف آتا ہے کہ بندہ مومن سرد ٹھنڈی راتوں میں لحاف کے نرم گرم بستروں سے اپنی نیند سے بیدار ہو کر شب کے آخری حصے میں جب دنیا سوتی رہتی ہے وہ خدا کے حضور کھڑا اس کی عبادت نماز تہجد میں کھڑا ہوجاتا ہے۔ اللہ دیکھتا ہے فرشتے اس بندہ کی مغفرت و بخشش مانگتے ہیں قبولیت کا وہ درجہ مل جاتا ہے کہ بندہ اس وقت جو مانگتا ہے وہ مل جاتا ہے سورت کا چھٹا آخری رکوع شروع ہوتا ہے اس سورت کا دوسرا حجاب خدا اور بندے کے درمیان پردہ اٹھ جاتا ہے عبد اور معبود ایک ہوجاتے ہیں بندہ جب قرآن پڑھتا ہے تو کوئی حجاب پردہ بندہ اور خدا کے درمیان حائل نہیں رہتا۔ خدا سے کلام ہوتا رہتا ہے خدا اس کے جوابات دیتا رہتا ہے یہ فیض ہے قرآن کی تلاوت کا۔

قیامت کا دن بڑا ہولناک ہوگا اس دن کی فکر و تیاری پہلے سے کرنی چاہیئے دنیا طلبی میں زندگی صرف کرنے کے ساتھ آخرت و عاقبت کی بھی فکر ضروری ہے ایک دن خدا کے پاس لوٹ کر جانا ہے۔ قرآن کی ہدایت سے زندگی سنوارو آخرت کو بنالو زندگی کی مہلت کبھی بھی ختم ہوسکتی ہے۔ اے رسول صلعم ہم عنقریب تم کو اس دنیا ہی میں تمہاری زندگی میں اپنی قدرت کی نشانیاں دکھادیں گے ان کفار مکہ مشرکین مدینہ کی آنکھیں کھل جائیں گی یہ اللہ کی کتاب ہے حقیقت بیان کرتی ہے اللہ آپ کے دین آپ کی نبوت کا گواہ ہے اللہ کو قیامت کا علم ہے قیامت کے دن سے کون جاگ کر کہاں جائیگا۔ آپ کی محبت شفقت مومنوں کے لیے کافی ہے۔